دین کے اس قرآنی تصوّر کو دِلوں میں اُتارنے اور ذہنوں میں راسخ کرنے کے ضمن میں ویسے تو بہت سے نکتہ سنج اور وسیع النظر اصحابِ قلم و فکر نے حصّہ لیا، مگر جن دلدادگانِ ہدایت اور جویانِ حق و صداقت نے قلم و قرطاس کے اس جہاد میں اپنی پوری زندگیاں کھپا دیں اُن میں مصر سے عبدالقادر عودہ شہید، امام حسن البنّا شہید، سیّد قطب شہید، ترکی سے بدیع الزمان نورسی، ایران سے گروہِ علماءِ قُم، لیبیا سے سنوسی اور برِصغیر پاک و ہند سے مولانا ابوالکلام آزاد، علامہ محمد اقبال، ڈاکٹر رفیع الدین، سیّد ابوالاعلیٰ مودودی اور امین احسن اصلاحی کے نام خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں، جن کی دلیرانہ اور جرأت مندانہ نوا ہائے درد آج بھی غلبۂ اسلام اور اقامتِ دین کے لیے اور جدّوجہد کرنے والوں کے لیے سرمایۂ گداز ہے۔

میری اور آپ کی ترجیحات (PRIORITIES) کا سب سے پہلا ہدف چونکہ خود اپنا ملک پاکستان ہے، لہٰذا ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ نظامِ باطل کی اس ہمہ گیری کے خلاف پاکستان میں کیا ردِّعمل ہُوا؟ اس کے کونسے نتائج برآمد ہوئے اور اب اپنے ملک میں" اقامتِ دین " کی جدوجہد کے ضمن میں ہمارے لیے کرنے کا اصل کام کونسا ہے۔

نظامِ باطل کے تسلّط اور غلبہ و استیلاء کو توڑنے کی خاطر برِصغیر پاک و ہند میں دو جماعتیں اُبھر آئیں۔ (۱) **جماعتِ اسلامی** (۲) **تبلیغی جماعت** — ان دونوں جماعتوں نے نہایت خلوص و اخلاص سے اپنے دعوتی کام کا آغاز کیا اور رفتہ رفتہ اپنے شیدائیوں کی ایک معتد بہ تعداد فراہم کرلی۔ یہ اسی دعوت الی اللہ ہی کا شجرہ طیبّہ ہے کہ آج پاکستان کے اندر ہزاروں لوگ ان میں سے کسی نہ کسی جماعت سے وابستہ اور لاکھوں بندگانِ خدا ان سے متاثر ہیں۔ مگر صداقت و سچائی کا خون ہو گا اگر اس تلخ حقیقت کا اظہار نہ کیا جائے کہ موجودہ صورتِ حال میں ان دونوں جماعتوں میں سے کسی بھی جماعت کا رُخ اس ظالمانہ اور غاصبانہ نظام کے بدلنے کی جانب نہیں ہے۔ (جاری ہے)

بقیہ : لُغات و اعرابِ قرآن

شَيْءٌ ، شَيْئٌ ، شَيْءٍ

قَدِيرٌ ، قَدِيرٌ ، قَدِيرٌ ، قَدِيرٌ۔

تعارف و تبصرہ

نقوشِ جاوداں

تالیف : زاہد منیر عامر

قیمت : ۴۰/ روپے

ملنے کا پتہ : المحمود اکیڈمی، اردو بازار لاہور

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اس صدی کے ان اعاظم رجال میں سے تھے جن کے انسانیت پر احسانات کا ایک زمانہ معترف تھا۔ انہوں نے کوئی تحریر نہیں چھوڑی، کوئی کتاب تصنیف نہیں کی، لیکن ان کے انتقال کے ۲۷ برس بعد بھی لاکھوں لوگ ایسے مل جائیں گے جو ان کا نام سُن کر اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں پا سکتے۔ شاہ جی کا سب سے بڑا کارنامہ عقیدۂ تحفظِ ختم نبوت کے لیے ان کی بے مثل جدّوجہد ہے یہ عقیدہ اسلام کے نقطۂ نظر سے جتنا ضروری اور بنیادی ہے، انگریزی دَور میں اتنا ہی اسے تاراج کرنے کی کوشش کی گئی ۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے مخلص بندے اس محاذ پر سرگرم عمل رہے لیکن شاہ جی نے جو کام کیا وہ کسی سے نہ ہو سکا۔ شاہ جی رحؒ نے اس موضوع پر کوئی کتاب بھی نہ تصنیف کی، نہ مناظرہ و مباہلہ کے میدان گرم کیے، لیکن انہوں نے کلکتہ سے راس کماری تک ایسی جدوجہد کی کہ کروڑوں بندگانِ خدا کے دلوں میں عشقِ نبویؐ کی شمع فروزاں کر دی اور لاکھوں کو ایسا بنا دیا کہ وہ اپنا سب کچھ اس مقصد کے لیے قربان کرنے پر آمادہ ہو گئے ــــ اور موقع ملنے پر ہزاروں نے کر کے بھی دکھا دیا۔

ابھرتے ہوئے نوجوان اہلِ قلم زاہد منیر عامر پہلے بھی بعض اہم موضوعات پر قلم اٹھا کر بڑے بڑوں سے شاباش لے چکے ہیں، اب انہوں نے تحریکِ ختمِ نبوت کے حوالہ سے شاہ جیؒ کے کردار پر قلم اٹھایا ہے اور زمانی ترتیب کا لحاظ رکھ کر ایسا گلدستہ تیار کر دیا ہے جس کی خوشبو رہتی دنیا تک محسوس کی جاتی رہے گی ــــ زاہد کی اس محققانہ کاوش کو المحمود اکیڈمی

نے ہر طرح خوبصورتی سے مزین کر کے اہلِ وطن پر احسانِ عظیم کیا ہے، جس کا ہم سب کو شکر گذار ہونا چاہیئے۔

(۲)

"خاتم النبیینؐ"

تالیف : حاجی مصباح الدّین

ناشر : ۱۰۴/ای، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی

مسلمانوں کے دورِ عروج میں بھی بہت سوں نے ختمِ نبوّت (علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام) کے بنیادی عقیدے پر ڈاکہ زنی کی کوشش کی، لیکن مسلم حکمرانوں نے ان کو وہی سزا دی جن کے وہ مستحق تھے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے ہند میں دعوائے نبوت اُس وقت کیا جب مسلمان سیاسی زوال کا شکار تھے اور یہاں حکومت اُس عیسائی کی تھی جو مسلمانوں سے صلیبی جنگوں کا بدلہ چکانے میں مصروف تھا۔ برطانوی سامراج سے مرزا صاحب کے خاندان کا تعلق قدیمی تھا اور مسلمانوں کی سطوت و عظمت کو پامال کرنے کی غرض سے جو خاندان انگریز کے کام آئے ان میں مرزا صاحب کا خاندان بھی تھا۔ نیم مُردہ مسلمانوں کے دلوں میں بھی تصوّرِ جہاد اور آزادی و حریّت کا بلند نصب العین کسی نہ کسی درجے میں موجود رہتا ہے۔ انگریز اپنی سلطنت کے استحکام کے لیے ان خیالات کو مسلمانوں کے ذہن سے نکالنا چاہتا تھا۔ اس لیے مجاہدین کی کردار کشی، جہاد کی نت نئی تعبیرات اور جہاد کی منسوخی کے پروگرام پر سلسلہ وار عمل درآمد کیا گیا۔ پہلے مرحلہ میں بعض علماء اور صوفیاء سے کام لیا گیا، دوسرے مرحلہ میں بعض جدید تعلیم یافتہ لوگوں سے اور تیسرے مرحلہ میں پرانے وفادار خاندان کے فرزند مرزا غلام احمد صاحب سے ۔ جنہوں نے جہاد کی منسوخی کا اعلان نبوّت کی مسند پر بیٹھ کر کیا تاکہ بات پکی ہو جائے!

مسلمان اگرچہ حکومت سے محروم اور مصائب کے پہاڑ تلے دبے ہوئے تھے،